

## عشاء کی نماز میں بھولے سے فرض نہیں پڑھے تو قضا کیسے کرنی ہوگی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

### سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی شخص نے چند دن تک عشاء کی نماز میں عشاء کے فرض بھول کر چھوڑ دیئے ہوں، تو اب فقط عشاء کے فرض قضا کرنے ہوں گے یا پھر وتر کی قضا بھی لازم ہوگی؟ میری والدہ کی عمر کافی زیادہ ہے، مزید حال ہی میں اچانک دو قریبی رشتہ داروں کے انتقال کی وجہ سے وہ ڈپریشن میں چلی گئی تھیں، اب کچھ بہتر ہوئی ہیں، تو انہوں نے بتایا کہ ان دنوں بقیہ نمازیں ٹھیک ادا کرتی رہی ہوں، لیکن یقینی طور پر یاد آیا ہے کہ چند دن نماز عشاء میں فرض ادا نہیں کئے، بس سنن و نوافل اور وتر پڑھے ہیں، تو اب قضا میں فرض ہی ادا کریں یا وتر بھی پڑھنے ہوں گے، کیونکہ میں نے سنا تھا کہ وتر، فرض کے بعد ہی ادا کرنے ہوتے ہیں؟ نیز کیا ان پر عشاء کے فرض قضا کرنے کا وبال بھی ہوگا؟

### جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر ایسا ہی ہوا ہے، تو جتنے دن آپ کی والدہ نے عشاء کے فرض ادا نہیں کئے، اتنے دن کے فقط فرضوں کی قضا کرنی ہوگی، ورتوں کا اعادہ نہیں کریں گی۔

تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ نماز عشاء اور وتر کے درمیان ترتیب فرض ہے، اگر کوئی بلا عذر شرعی جان بوجھ کر نماز عشاء سے پہلے وتر پڑھ لے، تو نماز وتر ادا ہی نہیں ہوگی۔ البتہ اگر کسی نے بھول کر نماز عشاء سے پہلے وتر پڑھ لئے، تو ایسی صورت میں صرف نماز عشاء کا اعادہ کیا جائے گا، نماز وتر ادا ہو جائے گی۔ اور مذکورہ صورت میں بھی فرض بھولنے کے سبب چھوٹے ہیں، لہذا وتر ادا کہلائیں گے اور اب فقط فرضوں کا اعادہ کرنا

ہوگا۔ نیز اتنے دن فرض قضا ہونے میں آپ کی والدہ کی جانب سے کسی طرح بھی کوتاہی نہ پائی گئی ہو، تو وہ گنہگار نہیں ہوں گی کہ بھول جانے کی صورت میں گناہ معاف کر دیا گیا ہے۔

نسیان کے سبب گناہ معاف ہونے کے متعلق سنن ابن ماجہ میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان الله تجاوز لي عن امتي الخطا والنسيان وما استكرهوا عليه“ ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری خاطر میری امت سے خطا، نسیان اور جس چیز پر انہیں مجبور کیا جائے، اس (کے گناہ) سے درگزر فرما دیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطلاق، صفحہ 147، مطبوعہ کراچی)

عشاء کے فرض اور وتر میں ترتیب اور بھولنے کے متعلق تبیین الحقائق میں ہے: ”لا يقدم الوتر على العشاء لأجل وجوب الترتيب، لأن وقت الوتر لم يدخل حتى لو نسي العشاء وصلى الوتر جاز لسقوط الترتيب به۔۔۔ لو صلى الوتر قبل العشاء ناسياً أو صلاهما وظهر فساد العشاء دون الوتر فإنه يصح الوتر ويعيد العشاء وحدها عنده؛ لأن الترتيب يسقط بمثل هذا العذر“ ترجمہ: وتر کو عشاء پر مقدم نہیں کیا جائے گا، یہ (وتر کو عشاء پر مقدم نہ کرنے کا) حکم اس لیے ہے کہ عشاء اور وتر کے درمیان ترتیب واجب ہے نہ کہ اس لیے کہ ابھی تک وتر کا وقت شروع نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی عشاء کی نماز پڑھنا بھول گیا اور وتر پڑھ لیے، تو درست ہے، کیونکہ بھول جانے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہو گئی۔۔۔ اگر کوئی بھولے سے عشاء سے پہلے وتر پڑھ لے یا عشاء اور وتر (بالترتیب ہی) پڑھے، پھر وتر کے بغیر (صرف) نماز عشاء کا فاسد ہونا ظاہر ہوا، تو اس صورت میں امام اعظم (رحمہ اللہ) کے نزدیک وتر کی نماز درست ہو جائے گی اور وہ صرف عشاء کا اعادہ کرے گا، کیونکہ اس طرح کے عذر کے پائی جانے کی صورت میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ (تبیین الحقائق، کتاب الصلاة، جلد 1، صفحہ 81، مطبوعہ ملتان)

بہار شریعت میں ہے: اگرچہ عشاء و وتر کا وقت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے، کہ عشاء سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لیے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، صفحہ 451، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجيب: ابو تراب محمد علی عطاری

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: Pin-7599

تاریخ اجراء: 21 ذوالحجہ الحرام 1446ھ / 18 جون 2025ء



**Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)**



[www.fatwaqa.com](http://www.fatwaqa.com)



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



[feedback@daruliftaahlesunnat.net](mailto:feedback@daruliftaahlesunnat.net)